خطبۂ حرم

افواہوں کی تباہ کاریاں

تحریر: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد: اے اللہ کے بندو! اللہ سے یوں ڈریئے جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے کیونکہ بہترین نصیحت اللہ رب العالمین ہی کی نصیحت ہے۔ فرمان الٰہی ہے ﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ [النسآء:131] ''تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔''

اللہ کے سامنے عاجزی اور پرہیزگاری سے پیش آیئے۔ برائی کی طرف نہ دیکھئے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہی آخرت کا سرمایہ ہیں۔ تقویٰ ہی آپ کے حق میں بہترین ہے۔ جہاں ہدایت ہو، وہیں رک جایئے اور جہاں پرہیزگاری اور دنیا سے بےزاری ہو، بس آپ بھی وہیں ٹھہر جایئے۔

اے مسلمانو! مشکلات، چیلنجز، ٹوٹ پھوٹ اور تفرقہ بازی کے طوفان کے مقابلے میں معاشرے کا اتحاد و اتفاق اور استحکام، اس کے افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور ربط دانشمند اور امید پسند لوگوں کا سب سے بڑا ہدف ہوتا ہے۔ جو شخص تاریخی واقعات اور حقیقت جاننے اور ان کے اثرات سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، اسے دانشمندوں کی باتوں اور مثالوں میں ایک عظیم حقیقت مکمل طور پر نظر آجاتی ہے۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ ہر امت میں ایسے لوگ ضرور ہوتے ہیں کہ جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں اور معاشرے میں زہریلے سانپ کی طرح پھرتے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر تو اطاعت گزاری کرتے ہیں پر دلوں میں کچھ اور ہی لیے پھرتے ہیں۔ فتنے کے منتظر بڑی بےتابی سے فتنوں کے اثرات دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ دل کے بیمار ہوتے ہیں۔ لوگوں کی عزتیں ان کی زبانوں کے تیروں کا نشانہ ہوتی ہیں۔ یہ لوگ معاشرے کے امن وامان کو برباد کرنے والی مشکلات اور ہلاک کر دینے والے کالے سیاہ فتنوں سے بدل ڈالتے ہیں۔ یہ لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔ سنسنی خیز، دہشت ناک افواہیں پھیلاتے ہیں۔ ضرورت کے وقت مدد سے ہاتھ کھینچ لینے والے اور راستے سے بھٹکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔

اے مومنو! ہر زمانے کے لوگوں نے افواہیں پھیلانے والوں سے نقصان اٹھایا ہے۔ ان کی زبان درازی

سے نہ کوئی نبی بچا اور نہ رسول، نہ کوئی داعی، نہ عالم اور نہ کوئی مصلح۔ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوتا کہ جس میں یہ لوگ سب سے پہلے اپنے گمان کے گھوڑے نہ دوڑائیں اور اپنے مقاصد کیلئے ان واقعات کو استعمال نہ کریں۔ ان لوگوں نے امت کو ایسی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا ہے اور ایسے انداز میں رسوا کر رکھا ہے کہ کینہ رکھنے والا دشمن اور گھات لگا کر بیٹھا حاسد بھی مسکرا اٹھتا ہے۔ ان کے بارے اللہ رب العالمین نے اپنی واضح کتاب میں فرمایا ہے ﴿لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّالۡمُرۡجِفُوۡنَ فِی الۡمَدِیۡنَةِ لَنُغۡرِیَنَّکَ بِهِمۡ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوۡنَکَ فِیۡهَاۤ اِلَّا قَلِیۡلًا﴾ [الاحزاب: 60] ''اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے اور وہ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے ہیں، اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف کاروائی کرنے کیلئے تمہیں اُٹھا کھڑا کریں گے، پھر وہ اس شہر میں مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: افواہیں پھیلانے والوں سے مراد بے تابی سے فتنوں کے منتظر رہنے والے لوگ ہیں۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں افواہیں پھیلانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو قتل اور شکستگی کی جھوٹی خبریں پھیلا کر مسلمانوں کو اذیت دیتے ہیں۔ دیگر اہل علم نے فرمایا ہے: اس آیت میں آنے والی تینوں صفتیں ایک ہی گروہ کی ہیں، تاہم اللہ تعالیٰ نے منافقین کی یہ دو عادتیں اس لیے بیان فرمائی ہیں کہ مسلمانوں کیلئے ان کا نقصان دیگر عادتوں سے زیادہ ہے۔ افواہیں پھیلانے والے لوگ گمراہ ہیں، یہ سنسنی خیز افواہیں پھیلاتے ہیں، یہ اوچھے اور کم ظرف ہیں، فتنے برپا کرنے والے ہیں۔ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ان کا فہم، گدلا اور کالے منہ والا ٹیڑھا فہم ہے؟؟؟ ان کی بیہودہ حرکتوں کا زہر زمین کو پینا پڑ رہا ہے اور ان کی وجہ سے ہدایت کا راستہ رکاوٹوں سے بھرا ہوا اور ناہموار ہے۔

غزوۂ احد میں بھی افواہیں پھیلانے والوں نے افواہیں پھیلائیں کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ افواہیں بھی پھیلائیں کہ مسلمان جنگ تبوک سے کبھی نہ لوٹیں گے اور رومی انہیں اپنے قیدی بنا لیں گے۔ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو افواہیں پھیلانے والوں نے کہا: ان مسلمانوں کی نمازوں کا کیا بنے گا جو پہلے فوت ہو چکے ہیں؟ ان کے ایمان اور ان کی نماز کا کیا فائدہ ہوگا؟ یہ لوگ جب اسلامی لشکروں کے بارے میں بات کرتے تو کہتے: انہیں شکست ہوگئی، بہت سے لوگ مارے گئے یا ایسی ایسی باتیں کرتے کہ جن سے لوگوں کے دلوں میں شک، خوف اور گھبراہٹ پیدا ہو سکے۔ کچھ لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی حوصلہ

پست کرنے اور انہیں مایوس کرنے کی مذموم کوشش کی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہنے لگے ﴿فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍO اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾[ال عمران:174] ''اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوگئی ہیں، اُن سے ڈرو، تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے، ان کو کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہو گیا، اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔'' بعض دوسروں نے کہا: ﴿وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ﴾ [التوبة] ''اس سخت گرمی میں نہ نکلو'' وہ لوگ بھی ان ہی میں سے تھے کہ جنہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جھوٹ باندھا، بہتان طرازی اور بدزبانی کی، حالانکہ وہ پاک دامن، باوقار اور باعصمت خاتون تھیں، کہ جن کی پاک دامنی کے خلاف سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا اور جو کسی کی غیبت تک سے اپنی زبان پاک رکھتی تھیں۔

اے مسلمانو! دیکھیے! آج تاریخ پھر سے دہرائی جارہی ہے۔آج کی رات کل کی رات سے کتنی ملتی جلتی ہے، جس طرح اس امت کا بہترین زمانہ افواہیں پھیلانے والوں کے شر سے نہ بچ سکا، اسی طرح آج بھی بہت سے لوگ اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی مذموم روش پر عمل پیرا ہیں۔ان کے دل کینہ، بغض، غداری اور مکاری سے بھرے ہیں۔ان کے عقیدے بگڑ چکے ہیں۔ان کی نیتیں خراب ہیں۔شیطان نے ان کے کانوں میں ڈالا تو انہوں نے اس کی دعوت پر لبیک کہا۔شیطان نے حکمران کی ناراضگی ان کیلئے خوش نما بنائی تو انہوں نے اس پر عمل کرنے میں دیر نہ کی۔جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو یہ افواہوں کی آگ بھڑکانے والے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی سائٹس کی طرف دوڑتے ہیں۔افواہیں پھیلانے میں اس سوشل میڈیا کا کردار بہت بڑا ہے اور یہ فتنوں کی آگ بڑی تیزی سے پھیلا دیتا ہے۔کتنے ہی واقعات ایسے ہیں کہ اگر یہ لوگ اپنی مذموم مبالغہ آرائی سے چیزوں کی ہولناکی بیان کرنے کیلئے سوشل میڈیا کا بدترین استعمال نہ کرتے، تو وہ واقعات جہاں ہوتے، وہیں دفن ہوجاتے۔یہ لوگ گھٹیا اور بیہودہ مضامین شائع کرتے ہیں جن کے ذریعے وہ عوام کو نامعلوم نتیجے، ہلاکت اور فساد کی طرف دھکیلتے ہیں۔یہ برائی کی آگ بھڑکانے، فتنے بپا

کرنے اور لوگوں میں تفرقہ پیدا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ یہ جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں اور برے مقاصد والی خبروں کو پرکھے اور سوچے بغیر، بالکل اپنے آباؤ اجداد کی روش کی طرح پھیلاتے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے: ''یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اُسے لے کر پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ اُسے رسول کریم ﷺ اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جوان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرسکیں۔'' [النساء] جب کسی کی غلطی ان کے ہاتھ لگتی ہے تو یہ خوشی سے سمانہیں پاتے ؟؟؟ اور جب کسی کی بھلائی معلوم ہوتی ہے تو چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے عبرت اخذ نہیں کی کہ: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق:18] ''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کیلئے ایک حاضر باش نگراں موجود ہوتا ہے'' انہوں نے کتنے ہی معصوموں پر حملہ کیا، کتنے جگری یاروں کے درمیان فتنے کی آگ بھڑکائی، کتنے ناموروں، علماء اور عظیم لوگوں پر حملے کیے۔ افواہوں نے کتنے ہی رشتے توڑے! یہ کتنے جرائم کی مرتکب ہوئیں! ان سے کتنے تعلق بگڑے! کتنی تہذیبوں کو تباہ کیا! کتنے گھروں اور گھرانوں کو اجاڑا! کتنے شہروں اور معاشروں کو برباد کیا! کتنی مصیبتوں کو فروغ دیا! کتنی چھوٹی چیزوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا!

اگر آپ کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے کہ جن کا خیر میں کوئی ہاتھ نہیں اور جن کے ساتھ رہنا ناگزیر ہو تو پھر بس اللہ سے دعا کیجیے کہ: اے پروردگار! نرمی فرما، زمانے نے ہر طرف سے ہم پر حملہ کر دیا ہے اور ہم بہت سی مصیبتوں کا شکار ہو چکے ہیں۔

افواہیں پھیلانے والے جہالت کے گندے جوہڑ میں رہتے ہیں۔ مشکوک اور ہولناک عبارتیں انہیں بڑی پسند آتی ہیں۔ بات کا بتنگڑ، ذرے کا پہاڑ، چیونٹی کا ہاتھی اور کھنڈرات کو آباد شہر بناتے ہیں! واقعات کو پڑھنے میں غلطی کرتے ہیں، پھر لوگوں کو اذیت اور زخم دے کر پریشان کرتے ہیں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: افواہیں پھیلانا حرام ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے اور قرآنی آیات میں افواہیں پھیلا کر لوگوں کو اذیت دینے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر تم یہ بھلائی سکھا رہے ہو تو پھر تمہاری یہ بھلائی بھی کیا خوب بھلائی ہے! اور اگر تم جان بوجھ کر جہالت پر قائم ہو تو اس سے بڑی برائی اور کیا ہوسکتی ہے؟ اے امت اسلامیہ! فرمان الٰہی ہے: ''تمہارے گروہ کا حال یہ ہے کہ ابھی اُس میں بہت

سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اُن کی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں۔'' [توبہ] جی! افواہیں پھیلانے والوں کو اگر ہماری صفوں میں مددگار اور معاون نہ ملیں، مسلمانوں کی صفوں میں ان کی باتیں پھیلانے والے اور ان کے افکار رائج کرنے والے بیوقوف نہ ہوں، تو وہ پتہ بھی نہیں ہلا سکتے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے جھوٹے ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں کو بتانے لگے۔''

امام ابو داوُدؒ نے اپنی کتاب سنن ابی داوُد میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ ایسے ایسے کہتے ہیں کہہ کر اپنا مطلب نکالنا آدمی کی بدترین خصلت ہے۔'' امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو! بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔''

اب تو ثابت ہو چکا ہے اور اس بات میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ اب یہ کوئی راز کی بات بھی نہیں رہی، بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ افواہیں دشمن کے جاسوسوں اور خفیہ اداروں کی پیداوار اور شیطانی ہتھیار ہیں کہ جن کے پیچھے مشکوک ایجنڈے والے اور اسلام دشمن قوتوں کو فائدہ پہنچانے والی فکر کارفرما ہے۔ یہ لوگ مختلف دہشت گرد تنظیموں، فرقوں اور جتھوں کے ناموں کے پیچھے چھپے ہیں۔ وہ تنظیمیں کہ جو نام نہاد خلافت کا نام لیتی ہیں، یا جو مشکوک جہاد کی بات کرتی ہیں۔ ان کا مقصد ملکوں کو توڑنا اور دین کے معاملے میں شک پیدا کرنا ہے۔ یہ تنظیمیں مسلمانوں کے اصولوں، طے شدہ معاملات اور بنیادوں پر حملہ کرتی ہیں۔ ہماری شناخت، فکر اور عظیم تہذیب مسخ کرتی ہیں۔ یہ امن وامان کو ختم کر دیتی ہیں اور بے مثال معاشرتی استحکام کو بکھیر دیتی ہیں۔ نہیں! نہیں! ہم کبھی رسوا کرنے والے پر کان نہیں دھریں گے، ہم کبھی گمراہی کے تاریک راستے پر نہیں چلیں گے۔ ہمارا طریقہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کے صحابہ [illegible] راستے سے نجات چاہتے ہیں۔

اے امتِ ایمان! [illegible] ذرائع ابلاغ، ٹی وی، چینلز اور [illegible] جھوٹی خبریں، برے مقاصد والی افواہیں اور زہریلے اشتہارات ان میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ نفسیاتی دہشت گردی اور ہمتیں پست کرنے کے مراکز ہیں جو امت کے عقیدے، اقدار اور اصول کے بارے میں مذموم اور

ہولناک مقاصد رکھتی ہیں۔ یہ غیر محسوس بارودی سرنگیں ہیں، ٹائم بم ہیں، زہر بھرے خنجر ہیں، برستی گولیاں ہیں اور انسانی نفسیات تباہ کرنے والا اسلحہ ہیں۔ ان کا مقصد ہمتیں پست کرنا اور امت کے نوجوانوں میں مایوسی اور ناامیدی پھیلانا ہے۔ علماء اور مصلحین امت کا فرض ہے کہ وہ ان منحرف فرقوں کی گمراہی اور ان کے اعمال کی بدتری بیان کریں۔ تاریخ میں اہل علم کا یہی رویہ رہا ہے۔

اس بری روش کو روکنے کی ذمہ داری سب پر ہے کہ جو امت کے امن وامان، ملکوں اور معاشروں کے استحکام پر مہلک اثرات ڈالتی ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے میدان میں کام کرے۔ امام ابن بطہؒ نے بعض فرقوں کی گمراہی بیان کرنے کی وجہ بیان کی، فرمایا: میں نے ان فرقوں کی یہ باتیں اس لیے نقل کی ہیں تاکہ لوگ جان لیں کہ ان بدترین فرقوں میں کتنی گمراہی، کتنا شرک اور کس قدر برائی ہے۔ تاکہ کم علم لوگ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے، ان سے دوستی کرنے سے، ان کے ساتھ تعلق رکھنے سے اور ان کے جھانسے میں آنے سے بچ سکیں۔ ان افواہوں کا سب سے پہلا ہدف امت کے نواجوان ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اس سازش کو اچھی طرح سمجھیں اور اپنی سوچ کو عقیدے، فکر اور رویے پر اثر انداز ہونے والی چیزوں سے بچائیں۔ افواہوں کیلئے زرخیز مٹی ثابت نہ ہوں اور انہیں پھیلانے کا ذریعہ نہ بنیں۔ وہ تحقیق اور سمجھداری کا بھرپور ثبوت دیں، چیزوں کی غلط تشریح اور ہولناک افکار سے دور رہیں، واقعات پر بات کرتے وقت سمجھ بوجھ سے کام لیں، کتاب وسنت پر سلف کے فہم کے مطابق قائم رہیں۔ انہیں چاہیے کہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز میں صحیح اہل علم کی طرف رجوع کریں۔

اے ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کو چلانے والو! اپنے اور اپنی امت کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! سنسنی خیز افواہیں پھیلانے والوں، ہمتیں پست کرنے والوں کے ترجمان نہ بنو! فتنوں کو آغاز ہی میں دفن کرنے کی کوشش کرو۔ پھر ان کی جڑیں اکھاڑنے اور ان کے چشمے خشک کرنے کی کوشش کرو۔ خاص طور پر مشکل اوقات میں چیزوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے سے بچو اور لوگوں کے جذبات ابھارنے کی کوشش نہ کرو۔ تبصروں اور تجزیوں میں بھی زیادتی نہ کرو۔ مہذب گفتگو کیلئے علمی طریقہ اور سلیقہ وضع کرو۔ انسانی رواداری، بھلے اخلاق اور فضیلت کو فروغ دو۔

اے امتِ اسلام! ان تیز آوازوں کو سنتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ متحد ہو کر ان لوگوں کا سامنا

کریں کہ جو ہماری صفیں بکھیرنا چاہتے ہیں، تفرقہ اور بدنظمی پھیلانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے اردگرد دیکھ رہے ہیں کہ حالات کس قدر بگڑ چکے ہیں، فتنوں کی موجیں پھیل رہی ہیں اور مختلف ممالک میں ہمارے بھائی کئی طرح کی جنگوں، قتل و غارت اور بے گھری کا شکار ہیں۔ شام اور فلسطین کے بھائیوں کا حال بھی ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ اسی طرح ہمارے عراقی، یمنی، برمی اور اراکانی بھائیوں کا حال بھی سب ہی کو معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ ہم میں کچھ کرنے کی طاقت ہے اور نہ مشکلات سے نپٹنے کا کوئی ذریعہ۔

فرمان الٰہی ہے: ''اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں، اُن سے ڈرو، تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے، آخرکار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے، ان کو کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہوگیا، اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔'' [آل عمران]

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد: اے مسلمانو! افواہوں کے روک تھام میں سخت فیصلوں کی کاٹ دار تلوار سے بڑھ کر کوئی چیز کام نہیں کرسکتی۔ اب لازم ہو چکا ہے کہ تمام لوگ دین، دینی اقدار، ملک اور ملک کے وسائل کی حفاظت کیلئے پکے معاہدے پر اکٹھے ہو جائیں جس میں تمام حقوق و واجبات واضح ہو جائیں تاکہ امت اسلامیہ کی وہ سوچ بالکل ختم ہی نہ ہو جائے جو مثالی دور سے اب تک چلی آ رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مکمل عزم و ہمت اور اتحاد کے ساتھ سنسنی خیز افواہیں پھیلانے والوں کا مقابلہ کریں، ان کی جڑیں کاٹ ڈالیں اور انہیں ختم کر ڈالیں، تاکہ دین اسلام کے طے شدہ امور بھی خطرے میں نہ آ جائیں، اصول اور مسلمہ چیزوں کا مذاق نہ بنے، رہنماؤں اور بھلائی میں نام کمانے والوں پر اعتماد ختم نہ ہو جائے اور تاکہ کارنامے اور کامیابیاں کمانے والوں کے خلاف بغاوت نہ اٹھنے پائے۔ امید سے ہاتھ کبھی نہیں دھونا چاہیے۔ ہمیشہ بھلی توقع رکھنی چاہیے اور خوش خبریاں دینی چاہئیں۔ بھلی توقع اور امید رکھنے سے ہمتیں بلند ہوتی ہیں، کامیابی کی روح جاگتی ہے اور انسان کے اندر خود اعتمادی آتی ہے۔ یہ فتح کرنے والی قوت اور یہ نورانی طاقچہ اللہ کی شریعت اور سیرت رسول ﷺ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''آسانیاں پیدا کرو، بشارتیں دیا کرو، بشارتیں دیا کرو اور لوگوں کو دور مت بھگاؤ، آسانی پیدا کرو اور لوگوں کو مشکلات میں مت ڈالو۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کو بلندی، عزت، نصرت اور فتح کی بشارت سنا دو'' [مسند احمد] ہمارے پاس مایوسی کے ایک وقفے کے بعد نبی آیا تھا۔ حال یہ تھا کہ زمین میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ پھر وہ نبی روشن چراغ اور ہدایت دینے والا بن گیا اور اسی نے ہمیں اسلام سکھایا تو ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہیں۔

اے امت حق وہدایت! سیاہ فتنوں، افواہوں کے طوفان اور ہلاک کردینے والے فتنوں سے بچنے کا بہترین طریقہ اور مکمل بھلائی کمانے کا نسخہ یہ ہے کہ فتنوں اور فتنوں کی طرف بلانے والوں سے بچا جائے، مسلمان جماعت سے جڑا جائے، حکمران کی بات سنی اور مانی جائے، فرقہ واریت، گروہ بندی، جتھے بندی اور تعصب کو چھوڑ دیا جائے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران:102] ''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ میں نہ پڑو'' اس بابرکت ملک کے امن وامان نے، اس کے دینی اتحاد واتفاق نے، اس کے عوام کی حب الوطنی نے دشمنوں، حاسدوں اور ان پیچھے چلنے والے سادہ لوح، بے سمجھ اور بے وقوف لوگوں کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ اتنی برکتیں دیکھ کر ان کے گلے میں نوالہ پھنس گیا ہے اور انہیں حکمرانوں، ناموروں اور علماء کے بارے میں افواہیں پھیلانے کے سوا اب کوئی ہتھیار نہیں ملا۔ اس ملک کے جوانوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ جدید چیزوں سے آگاہ ہونا چاہیے اور خود پر اعتماد ہونا چاہیے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس ملک کے جوان ایسے ہی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس ملک بلاد حرمین کے عقیدے، قیادت، امن وامان، وحدت اور اتحاد واتفاق کی حفاظت فرمائے! اللہ اس ملک کی اور تمام مسلمان ملکوں کی ہر اس طاقت سے حفاظت فرمائے جو ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے۔ چال بازوں کی چالوں سے ہماری حفاظت فرمائے! زیادتی کرنے والوں کے شر سے بچائے اور افواہیں پھیلانے والوں سے حفاظت فرمائے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وغلبہ عطا فرما! اے اللہ مسلمانوں کو افواہ بازوں اور ان کی افواہوں کے شر سے محفوظ فرما! اے اللہ اس ملک اور تمام اسلامی ممالک کو خوش حال، مطمئن اور پرسکون بنا دے۔ (بشکریہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)